Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۰/۶۵	۱۶ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۱۸ امان ۱۳۵۵ہش ۱۸ مارچ ۱۹۷۶ء	نمبر ۶۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پہلے کی نسبت بہتر ہے
احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل شفا عطا فرمائے، عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ
گذشتہ دو دنوں سے شدید فلو اور برانکائٹس کی تکلیف ہے
احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ سلمہا بنت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ مطلع فرماتی ہیں کہ:
"محترمہ خالہ جان اہلیہ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع یہ ہے کہ انہیں یرقان اور برانکائٹس کی وجہ سے سانس میں تنگی ہے اور کمزوری زیادہ ہو رہی ہے علاج جاری ہے لیکن اصل علاج دعا ہے۔ تمام احمدی بھائی بہنوں سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین"

ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حسبِ اجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انشاء اللہ ۱۹ مارچ ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ایک احمدی طالبہ بی۔ اے کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اوّل آئی

یہ اطلاع احبابِ جماعت کے لئے خوشی کا باعث ہوگی کہ امسال پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ اے کے امتحان میں جامعہ نصرت ربوہ کی ایک احمدی طالبہ عزیزہ قدسیہ ناہید (رولنمبر ۲۴۵۱۵) بنت ملک دوست محمد صاحب آف ارشد میڈیکل ہال ربوہ یونیورسٹی بھر میں اوّل آئی ہیں انہوں نے ۸۰۰ میں سے ۹۶ ۵ نمبر حاصل کئے، الحمد للہ
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور اسے آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے

توبہ، گناہ کے زہر کے لئے تریاق ہے اور اس کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے

"توبہ کرنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اِس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کر دیکھے کہ کس قدر گناہوں میں وہ مُبتلا تھا اور اُن کی سزا کس قدر اس کو ملنے والی تھی جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے معاف کر دی پس تم نے جو اَب توبہ کی ہے چاہیئے کہ تم اس توبہ کی حقیقت سے واقف ہو کر ان تمام گناہوں سے بچو جن میں تم مبتلا تھے اور جن سے بچنے کا تم نے اقرار کیا ہے ہر ایک گناہ خواہ وہ زبان کا ہو یا آنکھ یا کان کا۔ غرض ہر عضو کے الگ الگ گناہ ہیں ان سے بچتے رہو کیونکہ گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ گناہ کی زہر وقتاً فوقتاً جمع ہوتی رہتی ہے اور آخر اس مقدار اور حد تک پہنچ جاتی ہے جہاں انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ پس بیعت کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ گناہ کے زہر کے لئے تریاق ہے۔ اس کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے اور گناہوں پر ایک خطِ نسخ پھیر دیتی ہے۔
دوسرا فائدہ اس توبہ سے یہ ہے کہ اس توبہ میں ایک قوّت و استحکام ہوتا ہے جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر سچّے دِل سے کی جاتی ہے۔ انسان جب خود توبہ کرتا ہے تو وہ اکثر ٹوٹ جاتی ہے۔ بار بار توبہ کرتا اور بار بار توڑتا ہے مگر مامور من اللہ کے ہاتھ پر جو توبہ کی جاتی ہے جب وہ سچّے دِل سے کرے گا تو چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہو گی خدا خود اسے قوّت دے گا اور آسمان سے ایک طاقت ایسی دی جاوے گی جس سے وہ اس پر قائم رہ سکے گا۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۴)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ امان ۱۳۵۵ھ
۱۸ مارچ ۱۹۷۶ء

"راکھ کا بے جان تودہ"

یہ ایک حقیقت ہے کہ فی زمانہ مسلم معاشرہ میں قول و فعل کا تضاد دن بدن ہولناک سے ہولناک تر ہوتا جا رہا ہے۔ ایک طرف ایمان کے بلند بانگ دعاوی ہیں اور دوسری طرف اعمال ایسے جو سراسر ایمان کے فقدان پر دلالت کرتے ہیں۔ اِس تضاد نے اسلام کو دنیا میں بہت نقصان پہنچایا ہے اور پہنچا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ہولناک تضاد ہی اسلام کے دنیا میں پھیلنے اور غالب آنے کی راہ میں سب سے بڑی روکاوٹ ہے۔

یہ تضاد اب اِس قدر ہولناک صورت اختیار کر چکا ہے کہ آئے دن اِس پر فکرمندی کا اظہار روزمرہ کا معمول بن گیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ جو لوگ فکرمندی کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں وہ خود بھی اِس تضاد کا شکار ہوتے ہیں اور سمجھ یہ رہے ہوتے ہیں کہ وہ اس سے مبرّا ہیں۔ بہرحال فکرمندی کے اِس اظہار کے نتیجہ میں اَور کچھ نہیں تو کم از کم اعترافِ حقیقت کی توفیق ضرور مل جاتی ہے۔ اِس اعترافِ حقیقت کی متعدد مثالیں ہم قبل ازیں ہدیۂ قارئین کر چکے ہیں۔ آج ہم اِسی سلسلہ میں ایک اَور مثال پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ماہنامہ "ترجمان القرآن" لاہور نے اپنے تازہ شمارہ میں "اشارات" کے زیرِ عنوان اِس تلخ حقیقت کا درجہ بدرجہ اعتراف کیا ہے۔ پہلے اس نے یہ اعتراف کیا ہے کہ اُمّتِ مسلمہ کی عظیم اکثریت دعوئ ایمان کے باوجود ایمان کے حقیقی جوہر سے کافی حد تک محروم ہو چکی ہے۔ اِس کے بعد اعتراف کیا ہے کہ اِس عظیم اکثریت کا ایمان راکھ کا بے جان تودہ بن کر رہ گیا ہے۔ پھر اُس نے اِس اعتراف میں بھی کوئی مضائقہ نہیں سمجھا کہ پورا مسلم معاشرہ ایمان کے ثمرات سے یکسر محروم ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ معاشرہ میں ایمان اور کفر ایک دوسرے کے ہم رکاب ہیں۔ اور آخر میں اِس امر کا بھی اعتراف کیا ہے کہ اِس زمانہ کے مسلمان اِس قابل نہیں ہیں کہ قیامت کے روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا سکیں۔ ہم قلبی دُکھ اور درد کے ساتھ رسالہ مذکور کے اِس درجہ بدرجہ اعتراف کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"ترجمان القرآن" اِس امر کا اعتراف کرتے ہوئے کہ رُوئے زمین کے مسلمانوں کی عظیم اکثریت اپنے دعوئ ایمان کے باوجود ایمان کے حقیقی جوہر سے محروم ہو چکی ہے رقمطراز ہے:۔

"ایک انسان کا تصوّر اُس وقت کانپ اُٹھتا ہے جب وہ یہ سوچتا ہے کہ اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور غلامی کا دم بھرنے کے باوجود ان کی اُس مقدس امانت کا جو انہوں نے اپنی ارفع و اعلیٰ تعلیمات اور پاکیزہ سوسائٹی کی صورت میں اس کے سپرد کی کیا حشر کیا ہے۔ حضورؐ نے ہمیں جھوٹے خداؤں کی غلامی سے آزاد کر کے خالقِ کائنات کی غلامی اختیار کرنے کی تلقین کی تھی اور عملاً اس غلامی کی بنیاد پر ایک معاشرہ تعمیر کر کے ہمیں یہ بتایا تھا کہ جب کوئی قوم بندگیٔ رب کی اساس پر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا ڈھانچہ اُٹھاتی ہے تو اسے اس قسم کے روحانی اور اخلاقی فیوض اور معاشی اور سیاسی برکات حاصل ہوتی ہیں لیکن ہم نے حضورؐ کی اِس امانت کے ساتھ بڑا شرمناک رویّہ اختیار کیا۔ ہم لات و منات کی پرستش پر تو بلاشبہ مائل نہ ہوئے مگر ان بُتوں کی جگہ بہت سے دوسرے نئے بُت تراش کر اُن کی محبت میں گرفتار ہو گئے۔ ہمارے بعض بھائی ہندو وطنیت کے بُت کے پجاری بنے، بعض نے فراعنہ کے ساتھ اپنا نسبی تعلق جوڑ کر اس پر اترانا شروع کیا، بعض نے خلافت کی قبا چاک کر کے اُمّتِ مسلمہ کی وحدت کو پارا پارا کیا اور پھر رنگ، نسل، وطن اور زبان کی بنیاد پر اسے چھوٹے چھوٹے دھڑوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کی۔ بعض نے دینی شعور کو جلا دینے کے بجائے ملّتِ اسلامیہ میں طبقاتی نفرت و حقارت کی آگ بھڑکائی۔ اِن ساری مذموم کارروائیوں کے بھیانک نتائج اِس صورت میں ہمارے سامنے آئے ہیں کہ اُمّتِ مسلمہ کی عظیم اکثریت دعوئ ایمان کے باوجود ایمان کے حقیقی جوہر سے کافی حد تک محروم ہو گئی ہے۔"

("ترجمان القرآن" مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۳، ۴)

اِس کے بعد اُس نے اِس امر کا اعتراف کہ اِس عظیم اکثریت کا ایمان راکھ کے ایک بے جان تودہ میں تبدیل ہو گیا ہے اِن الفاظ میں کیا ہے:۔

"حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگر آج اچانک دنیا میں تشریف لے آئیں تو کیا انہیں یہ دیکھ کر سخت دُکھ نہ ہو گا کہ ان کی محبت کے گیت گانے والوں اور ان کی یاد میں محفلیں منعقد کرنے والوں نے جگہ جگہ اپنے مفادات کے صنم کدے آباد کر رکھے ہیں اور ان کا ایمان جو کبھی باطل کے لئے چنگاری کی حیثیت رکھتا تھا اب راکھ کا بے جان تودہ بن کر رہ گیا ہے۔"

("ترجمان القرآن" مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۵، ۶)

بعد ازاں دَورِ حاضر کی سب سے بڑی بدبختی اور اِس دَور کے المیوں میں سے ایک المیہ کا ذکر کرتے ہوئے ماہنامہ "ترجمان القرآن" نے لکھا ہے:۔

"دَورِ حاضر کی سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ دنیا میں ایمان کے دعویدار تو موجود ہیں مگر انسانی معاشرہ ایمان کے ثمرات سے یکسر محروم ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ ایمان ایک قلبی کیفیت کا نام ہے جسے دیکھا نہیں جا سکتا لیکن یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ یہ "قلبی کیفیت" مٹی کے نیچے دبے ہوئے بیج کی طرح نیک اعمال کی صورت میں بار آور ہوتی ہے اور اگر ایمان کے بیج سے خیر اور بھلائی کی کونپلیں نہیں پھوٹتیں اور یہ کونپلیں پاکیزہ معاشرہ کی صورت میں تناور درخت بن کر دُکھی انسانیت کو آرام اور سکون سے ہمکنار نہیں کرتیں تو پھر ایمان کا یہ بیج وہ بیج نہیں ہو سکتا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے جلیل القدر صحابہؓ نے انسانوں کے دل و دماغ میں بویا تھا۔ ایمان کے سایہ میں کفر کا جھاڑ جھنکاڑ کس طرح موجود رہ سکتا ہے؟ اسی طرح کفر کی اکاس بیل کے نیچے ایمان کا درخت کس اصول کی بنا پر برگ و بار لا سکتا ہے؟ یہ عہدِ حاضر کے المیوں میں سے ایک المیہ ہے کہ مسلم معاشرہ کے اندر ایمان اور کفر ایک دوسرے کے ہم رکاب نظر آتے ہیں۔"

("ترجمان القرآن" مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۷)

آخر میں "ترجمان القرآن" نے دین اور اس کے عملی تقاضوں سے یکسر انحراف کا نہایت دردانگیز نقشہ کھینچنے کے بعد اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ اُمّتِ مسلمہ کے افراد اپنے "مذموم افعال" کی وجہ سے اِس قابل نہیں ہیں کہ وہ قیامت کے روز حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا سکیں۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہے:۔

"ذرا سوچئے کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب یہ بات آتی ہو گی کہ ان کی اُمّت کے افراد دنیا سے فسق و فجور مٹانے کے بجائے فسق و فجور پھیلانے میں منہمک ہیں، منکرات کا استیصال کرنے کے بجائے معروف کی جڑ کاٹ رہے ہیں، ان کی عقیدت و محبت کے دعویدار نہ صرف خود سُودی کاروبار میں ملوّث ہیں بلکہ اسے بڑھانے اور ترقی دینے کے درپے ہیں، خداوند تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل کے چرچے تو ہیں لیکن اللہ کی عظمت اور اس کی توحید کا زبان سے بار بار اقرار کرنے والوں کے دلوں پر باطل کی عظمت کا نقش ثبت ہے اور خدائے واحد کی پرستش کرنے والے جھوٹے خداؤں کی پرستش کے بھی قائل ہیں تو اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر کرب محسوس ہوتا ہو گا اس کے اظہار کی ایک مسلمان کس طرح تاب لا سکتا ہے؟ اللہ کے رسولؐ نے تو ہمیں اسلام کی دولت اس واضح فرمان کے ساتھ دی تھی کہ ہم اُسکے سچے دین کو سارے ادیان پر غالب کر دیں اور پوری دنیا پر اس کی عملداری قائم ہو لیکن ہم نے اس دین کو دنیا کی سب سے غالب قوت بنانے کے بجائے چند بے جان رسومات کا مجموعہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کے طفیل اور اللہ کے دین کی برکت سے ہم دنیا میں سربلند ہوئے لیکن ہم اپنے ان عظیم محسنوں کے عظیم احسانات کا بدلہ اس طرح چکا رہے ہیں کہ حضورؐ کی رسالت کی صبح و شام تصدیق کرنے کے باوجود حضورؐ کی پیروی سے منہ موڑتے چلے جاتے ہیں اور اللہ کے دین کو زندگی کے ہر گوشے میں اپنانے کے بجائے کفر و الحاد کو راہ پانے کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ حضورؐ دنیا میں مبعوث ہوئے تو انسانیت کا مقام بلند ہوا، نیکی کو فروغ نصیب ہوا، شرافت کا وقار بڑھا لیکن دنیا کی یہ مقدس امانت ہمارے سپرد ہوئی تو (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہمی ملاقات اور گفتگو و تقریر کے آداب

مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

(۲)

سورۃ فاتحہ میں ہمیں یہ سبق سکھایا گیا ہے کہ گفتگو و تقریر کا یہی طریق سب سے اعلیٰ اور یہی ادب سب سے حسین ہے کہ انسان اگر کسی محفل میں گفتگو و تقریر کرنی چاہے تو اسے چاہیئے کہ وہ مخاطبین کی عزت و فضیلت اور مقام و مراتب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور ان کے متعلق تعریفی و توصیفی جذبات و خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اپنی گفتگو و تقریر کا آغاز کرے اور بڑے ہو کر بھی چھوٹوں کی طرح انکساری و نرمی ظاہر کرے۔ اس کی باتوں میں درخواست کا ڈھنگ پایا جائے نہ کہ تحکمانہ۔ تا اس طرح باہمی محبت استعانت اور تعاون کا ماحول پیدا ہو۔ اگر ممکن ہو تو اپنی تقریر و گفتگو کو سامعین پر واضح کرنے اور مؤثر بنانے کے لئے مناسب حال تاریخی شواہد بیان کرے اور قابل قدر پیشواؤں اور اعلیٰ شخصیتوں اور بزرگان سلف کو بطور نمونہ پیش کرے اور ان کے اسوۂ حسنہ اور نقش قدم پر چل کر ان کے شمائل حمیدہ اور اوصاف جمیلہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائے اور ان کی راہ پر گامزن رہنے کی تلقین کرے تا سب کا انجام بخیر ہو۔

اجمال سے تفصیل کی طرف رجوع

تقریر و گفتگو کے بارہ میں سورہ فاتحہ میں جو آسمانی محل کے لئے شاہی دروازہ کی حیثیت رکھتی ہے اصول و آداب کا ایک اجمالی سبق دیا گیا ہے۔ اس کے بعد جیسے جیسے ہم آگے قدم رکھتے ہیں۔ ہمیں اس عالیشان محل کے اندر اس اجمال کی تفصیل چمکتے و دمکتے موتیوں کی طرح جگہ جگہ روشنی پھیلاتی نظر آتی ہے۔ اور اس کی عملی صورت حکیم ازل کے محبوب مظہر انسان کامل حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی مطہر و مکمل اور کامیاب و کامران زندگی کے مختلف مراحل پر جھلکتی نظر آتی ہے

گفتگو اور ملاقات کے اصول

اب گفتگو اور تقریر کے بارہ میں قرآن کریم کے بیان کردہ بعض اصول بیان کئے جاتے ہیں:۔

اصول اصل کی جمع ہے اور معنی ہیں جڑ، منبع، نسل، قاعدہ، حسب ونسب، والد اور نچلا حصہ (تسہیل العربی)

پس گفتگو اور تقریر کے اصول سے مراد وہ امور ہیں جو گفتگو و تقریر کے لئے بطور جڑھ منبع اور قاعدہ کے ہیں یعنی جس طرح درخت کا وجود بغیر جڑھ کے، چشمے کا وجود بغیر منبع کے اور عمارات کا وجود بغیر بنیاد اور قاعدہ کے معرض بیان میں نہیں آسکتا اسی طرح تقریر و گفتگو کے لئے بعض امور بطور اصل کے ہیں جن کے بغیر نہ ہی تقریر تقریر اور گفتگو گفتگو کہلا سکتی ہے اور نہ ہی گفتگو و تقریر کو کوئی قرار و ثبات حاصل ہو سکتا ہے۔ اس مضمون کے اصول تو بہت ہیں جن کا تفصیلی ذکر موجب تطویل ہو گا۔ اسلئے چیدہ چیدہ اصول کا ذکر کیا جاتا ہے

پہلا اصول ــــ دُعا

انسان کو ہمیشہ بالعموم گفتگو سے قبل اور بالخصوص تقریر سے قبل اللہ تعالیٰ سے جو مسبب الاسباب اور تمام تاثیرات و تغیرات کا منشا اور تمام فیوض و برکات کا منبع و مبداء ہے اعانت و امداد طلب کرنی چاہیئے تاکہ انسان کے منہ سے جو لفظ بھی نکلے وہ خالی از حکمت و فائدہ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ رقیب عتید (مستعد نگران) کے ریکارڈ میں اور نوشتۂ ازل ہو کی لہر سل میں بُری یاد کے طور پر قائم نہ رہے۔ جو بعد میں ندامت و پشیمانی کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور محبوب و مقبول لوگوں کا یہی اصول رہا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ذکر آتا ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرعون کے دربار کے لئے بغرض اعلائے کلمۃ الحق روانہ ہونے سے قبل یہ دعا کی

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ

(طٰہٰ آیت ۲۶ تا ۲۹)

کہ اے میرے رب! میرا سینہ کھولدے اور جو فرض مجھ پر ڈالا گیا ہے اسکو پورا کرنا میرے لئے آسان کر دے اور اگر میری زبان میں کوئی گرہ ہو تو اسے بھی کھولدے (حتیٰ کہ) لوگ میری بات آسانی سے سمجھنے لگیں۔

معلم اوّل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر آن یہ دعا فرماتے رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ ۱۱۵) کہ اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا۔

دوسرا اصل ـ صدق

جس رحمان و رحیم خدا نے انسان کو گفتگو و تقریر کرنے کا ملکہ عطا فرمایا اسی خدا کا منشاء یہ ہے کہ انسان کی ہر گفتگو و تقریر صدق و صفا اور حق و راستی پر مبنی ہو اور ہر قسم کے جھوٹ اور باطل کی ملونی سے پاک ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔

(توبہ آیت ۱۱۹)

اے مومنو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کرو اور صادقوں کی جماعت کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

درحقیقت دنیا میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض ہی یہ ہوتی ہے کہ تا ان کے ذریعہ سے دنیا میں حق و صداقت اور صدق و سچائی قائم ہو اور باطل اور جھوٹ اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ دراصل صدق و سچائی ایک نور ہے اور باطل اور جھوٹ ظلمت و تاریکی۔ سچائی ایک عجیب کرامت اور معجزہ ہے کہ ہر امر تکلیف و آفات کی گھنگھور گھٹائیں انسان پر چھا جائیں اور بظاہر کوئی راہ نکلنے کی باقی نہ رہے مگر وہ راستباز ہو اور صدق کا نور اپنے ساتھ رکھتا ہو تو بالآخر وہ نور کالی گھٹاؤں کو پھاڑ کر اور تاریکیوں کو چیر کر اُفق پر تیز کرنوں کے ساتھ نمودار ہو گا اور وہ بند راہ دفعتہً اس کے لئے کھل جائے گی۔ پس جو گفتگو و تقریر صدق و سچائی پر مبنی ہو گی وہ صدق کی تمام برکات و تاثیرات اور معجزات و کرامات اپنے ساتھ رکھے گی اس کے برعکس جو گفتگو و تقریر باطل اور جھوٹ پر مبنی ہو گی خواہ وہ کس قدر دعوے دار ہی کیوں نہ ہو وہ جھاگ کی مانند ہو گی جو وقتی طور پر صاف شفاف پانی پر چھا جاتی ہے۔ مگر دیکھتے دیکھتے فنا ہو جاتی ہے اور پانی کا وجود ہی قائم رہتا ہے۔

بعض لوگ حق و صداقت کو پھیلانے کے لئے جھوٹ کو جائز قرار دیتے ہیں حالانکہ حق و صداقت کے اندر اس کی اپنی ہی ایسی غیر معمولی طاقت و تاثیر ہے کہ اسے پھیلنے کے لئے جھوٹ کے سہارے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ جب صدق ایک نور ہے اور باطل ظلمت تو پھر نور کو ظلمت سے تعلق؟ یہ دونوں ایک دوسرے کی نقیض ہیں۔ جو کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے کجایہ کہ صدق کو جھوٹ کے سہارے کی ضرورت پیش آئے۔

قرآن کریم کی ابتداء میں ہی اللہ تعالیٰ نے تین گروہوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جن میں سے ایک منافقین کا گروہ ہے۔ جس کے بارہ میں فرمایا کہ ان کے اس مہلک اور خطرناک مرض کی وجہ ہی یہ تھی بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹ ہی تمام ہلاکتوں اور بربادیوں کے لئے سبب اوّل ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بار بار اس بات کی تاکید فرمائی کہ وہ جھوٹ سے سخت اجتناب کریں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

(حج آیت ۳۱)

کہ اے مسلمانو! تم جھوٹ بولنے سے بچو۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ خصوصی صفت بیان فرمائی ہے

لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ

(فرقان آیت ۷۳)

کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے یا وہ جھوٹ کے قریب بھی نہیں پھٹکتے ــــ پس مومن کی گفتگو اور تقریر ہر قیمت پر اور ہر حال میں جھوٹ کے نجس سے پاک ہونی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض لوگ بچوں سے دل بہلانے یا کام نکالنے کے لئے معمولی بات سمجھ کر جھوٹ بول لیتے ہیں حالانکہ یہ طریق بھی اسلامی تعلیم اور بزرگان امت کے اسوۂ حسنہ کے صریح خلاف ہے۔ یہ بات معمولی نہیں ہے بلکہ یہیں سے بچوں کے اندر جھوٹ کا بیج بو دیا جاتا ہے جو بعد میں جڑیں پکڑتے پکڑتے جھوٹ کا ایک تناور درخت بن جاتا ہے۔

تیسرا اصل۔ عدل و انصاف

قرآن کریم میں خاص تاکید ہے کہ انسان کا ہر قول و فعل خالص عدل و انصاف پر مبنی ہونا ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا
وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ
(انعام آیت ۱۵۳)

کہ جب تم کوئی بات کہو تو خواہ وہ شخص (جس کے متعلق بات کہی گئی ہو) قریبی ہو انصاف سے کام لو۔

عدل و انصاف کے حسن و خوبی اور اس کے غیر معمولی مثبت اثرات مسلّم حقیقت ہیں عدل و انصاف خالق حقیقی کی نظر میں بھی پسندیدہ اور مخلوق کی نظر میں بھی ایک نہایت ہی مستحسن صفت ہے اقوام عالم کی تاریخ شاہد ناطق ہے کہ ان کی ترقی و تنزل کے معاملہ میں عدل و انصاف کا بڑا دخل رہا ہے کامل الانسان افصح البیان حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں فرمایا کہ پہلی اقوام کی ہلاکت کی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے عدل و انصاف کا دامن چھوڑ دیا تھا بڑی حیثیت کے لوگوں کے لئے پیمانہ عدل کا کچھ اور تھا اور چھوٹی حیثیت کے لوگوں کے لئے کچھ اور تھا۔ بڑوں کو دائرہ قانون سے باہر گردانتے اور چھوٹوں کو قانون کے شکنجے میں لے آتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت امت کو یہ تاکید فرمائی کہ میری امت پہلوں کی طرح جادۂ عدل و انصاف سے کبھی بھی روگردانی نہ کرے اس معاملہ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اعلیٰ نمونہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عدل و انصاف کے معاملے میں میں اپنی لخت جگر بیٹی فاطمہ کو بھی معاف نہیں کر سکتا۔ پس انسان کی ہر گفتگو و تقریر عدل و انصاف کی شاندار شاہکار ہونی چاہیئے تاکہ اس کا یہ فعل قوم کی ترقی و عروج کا موجب ہو اور ملک میں امن و امان قائم ہو اور خالق حقیقی کی نظر میں بھی مقبول ہو اور مخلوق کی نظر میں بھی محبوب ہو۔

چوتھا اصل۔ قول سدید

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا
(احزاب آیت ۷۱)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی طبیعت صاف اور سیدھی بنائی ہے اس لئے وہ صاف اور سیدھی بات سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ پیچ در پیچ باتیں الجھی ہوئی صاف طبائع پر بہت ناگوار گذرتی ہیں۔ علاوہ ازیں اس سے کئی قسم کی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ اس سے غلط فہمی پیدا ہو کر خوشگوار تعلقات میں صرف فرق ہی نہیں آتا بلکہ اس کا ردعمل نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خاص تاکید فرمائی ہے کہ وہ اُلٹی ٹیڑھی پیچدار باتوں سے اجتناب کریں اور صاف سیدھی اور سچی بات کہیں تاکہ سننے والوں پر خوشگوار اثر پڑے اور وہ جلد ہی بات کی تہہ تک پہنچ سکیں۔

(باقی)

مغربی یورپ میں اسلام بڑی تیزی سے پھیلے گا

نئی نسل پر اسلام کے اثرات نمایاں طور پر ظاہر ہو رہے ہیں

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل۔ مربی سلسلہ احمدیہ

نوائے وقت ۲۹ فروری ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں "نور بصیرت" کے عنوان کے تحت "اسلام ورلڈ کراچی" کے حوالہ سے تحریر کرتا ہے:۔

"کئی ایک مذہبی مبصروں کی رائے ہے کہ آنے والے برسوں کے دوران مغربی یورپ بالخصوص مغربی جرمنی کے اندر اسلام تیزی سے پھیلے گا ان کا خیال ہے کہ نئی نسل پر اسلام کے اثرات نمایاں طور پر مرتسم ہوں گے۔ اس نظریئے کی صحت کو اس بات سے تقویت حاصل ہوتی ہے کہ سارے یورپ میں جگہ جگہ نئے نئے اسلامی مراکز قائم ہو رہے ہیں۔ ان میں سے زیادہ اہم مراکز برلن فرنکفرٹ، میونخ لنڈن ہیگ اور زیورچ میں کام کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

مغربی مبصرین کا خیال ہے کہ اسلام کے اندر جو ایک حرکاتی قوت پائی جاتی ہے وہ اب بروئے کار آ رہی ہے اور یہاں کے لوگوں کو متاثر کر رہی ہے۔"

جماعت احمدیہ کے قیام کا بنیادی مقصد اشاعت اسلام ہے اور اکناف عالم میں إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ کی منادی کرنا ہے۔ بلند و بالا مقصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مبلغین اسلام دنیا کے ہر خطہ میں کام کر رہے ہیں۔ مساجد کی تعمیر کی جا رہی ہے اور مساجد کے میناروں سے پانچ وقت نعرۂ توحید اللہ اکبر اور نعرۂ رسالت بلند ہوتا ہے۔ اسلامی لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے۔ قرآن مجید کے تراجم مختلف زبانوں میں کئے گئے ہیں علمی سوسائٹیوں میں جماعت احمدیہ کے مبلغین اسلام فضائل اسلام پر لیکچر دیتے ہیں۔ اور مذاہب عالم کا موازنہ کر کے اسلام کو افضل۔ اعلیٰ اور اکمل مذہب ثابت کرتے ہیں۔ اس غرض کے لئے جماعت احمدیہ کے اسلامی مراکز تبلیغ یورپ کے ہر بڑے شہر میں موجود ہیں

کون نہیں جانتا کہ برطانوی سلطنت کے دار الخلافہ لندن میں جماعت احمدیہ نے اپنا مرکز برائے تبلیغ اسلام آج سے ۶۵ سال پہلے ایسے وقت میں قائم کیا جبکہ یورپ میں اسلام کی پوزیشن بقول ڈچ مستشرق سی۔ ایس۔ ہرخرونیے (C. S. HURGRONJE) یہ تھی۔

"ہر وہ بات جو اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے اختیار کی جاتی یا گھڑی جاتی تھی یورپ ایک لالچی اور حریص آدمی کی طرح اسے اُچک لیتا تھا حتیٰ کہ ازمنہ وسطیٰ میں ہمارے آباء و اجداد کے ذہنوں میں محمدؐ کا جو تصور قائم تھا وہ آج ہمیں ایک انتہائی طور پر مکروہ اور گھناؤنی شکل کے مترادف نظر آتا ہے" (محمد ازم)

یورپ میں اس قسم کی مخالفانہ اور معاندانہ مسموم فضا کے زیر اثر فرزندان احمدیت نے تبلیغ اسلام کا آغاز کیا اور آج یورپ کے مختلف حصوں میں پیغام اسلام پہنچایا جا رہا ہے یورپ کا غیر متعصب طبقہ جس کو ذہنی اور فکری صلاحیتوں سے وافر حصہ ملا ہے وہ اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہو چکا ہے جماعت احمدیہ کے شائع کردہ اسلامی لٹریچر نے ایک انقلاب برپا کر دیا ہے "ہر جگہ اسلام کا چرچا ہو رہا ہے چنانچہ مشہور مصنف جارج برنارڈ شا نے عرصہ ہوا قرار دیا:

"مجھے یقین ہے کہ اس صدی کے اختتام سے پہلے پہلے ساری کی ساری دولت برطانیہ ایک قسم کا اصلاح شدہ اسلام قبول کر لیگی۔ میں نے محمدؐ کے مذہب کو اس کی حیرت انگیز افادیت کے پیش نظر ہمیشہ ہی بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا ہے میرے خیال میں اسلام ۴

۴ وہ واحد مذہب ہے جس میں زندگی کے تغیر پذیر حالات کو اپنا لینے کی صلاحیتیں اس طرح پائی جاتی ہیں کہ یہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اپیل کر سکتا ہے۔

(GETTING MARRIED)

مذکورہ بالا نوٹ میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ سارے یورپ میں نئے اسلامی مراکز قائم ہو رہے ہیں اور ان میں سے زیادہ اہم مراکز لنڈن فرینکفرٹ میونخ ہیگ اور زیورچ کے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ان اسلامی مراکز کی بنیاد کس نے رکھی ہے؟ اور کس جماعت کے زیر اہتمام یہ چل رہے ہیں؟ اور وہ کونسے عظیم اور اہم امور ہیں جن کی بنا پر وہاں کے لوگ اس تبلیغ سے متاثر ہیں۔

درخواست دعا

میری بڑی ہمشیرہ بلڈ پریشر اور دیگر عوارض کے سبب مشن ہسپتال لائلپور میں داخل ہے اور حالت پریشان کن ہے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں احباب اس کی صحت کے لئے نہایت درد دل سے دعا فرمائیں (بشیر احمد کارکن دفتر آڈیٹر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ (بقیہ صے۲)

ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں بلکہ مجرمانہ کارروائیوں سے اللہ کا دین رسوا ہوا۔ اغیار ہمارے مذموم افعال اور زندگی کے بارہ میں ہمارے غلط رویوں کو دیکھ کر اللہ کے دین سے ہی نفرت کرنے لگے۔ قیامت کے روز ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کس منہ سے جائیں گے؟ یہ احساس ہمارے لئے سب سے زیادہ پریشان کن ہے"۔

("ترجمان القرآن" مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۴۸ و ۴۹)

یہ انتہائی دردناک صورت حال اور اس کا یہ درجہ بدرجہ اعتراف پکار پکار کر گواہی دے رہا ہے کہ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب ایمان نے ثریا پر اُٹھ جانا تھا اور ابنائے فارس میں سے ایک مردِ خدا نے اسے ثریا سے زمین پر واپس لانا تھا لیکن اس کا کیا علاج کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی پرواہ کئے بغیر اس زمانہ کے لوگوں نے اپنی دانست میں ابنائے فارس میں سے اُس مردِ خدا کے ظہور کا راستہ ہی مسدود کر دیا ہے۔ اُس کے ظہور کا راستہ تو کیا مسدود کرنا تھا خود اپنی اصلاح کے امکان کو معدوم کر ڈالا ہے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہوا کہ سردارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی خطا جاتی۔ وہ پوری ہوئی اور بڑی شان سے پوری ہوئی۔ ایمان کا جوہر ثریا سے واپس آنے کے بعد رفتہ رفتہ مشرق و مغرب کی سعید روحوں کے دلوں میں داخل ہو رہا ہے اور ایمان کے اِس بیج سے کونپلیں پھوٹ کر ایک تناور درخت کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ ایسے خوش نصیب ایمان والوں کی زندگیاں ایمان کے ثمرات سے بہرہ ور ہو رہی ہیں اور وہ اس قابل ہوتے جا رہے ہیں کہ قیامت کے روز سُرخ رُوئی کے ساتھ اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کئے جانے کی سعادت حاصل کر سکیں ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

شکریہ احباب اور درخواستِ دعا

میری اہلیہ محترمہ صالحہ فاطمہ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۷۶ء بروز سوموار راولپنڈی میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات کی خبر بذریعہ الفضل ۱۹ فروری ۱۹۷۶ء کو شائع ہو چکی ہے۔ بہت سے احباب کے خطوطِ ہمدردی و تعزیت موصول ہو چکے ہیں اور انفرادی طور پر بھی بہت سے احباب تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ بوجہ خرابیٔ صحت فرداً فرداً جواب سے معذور ہوں۔ لہذا بذریعہ الفضل ان تمام احباب کا ممنون ہوں۔ خصوصاً جناب چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا جنہوں نے تجہیز و تکفین میں فوری امداد فرمائی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

بالآخر سب احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک تھیں۔ پابندِ صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار، صدقہ و خیرات کرنے والی، ہاتھ کی سخی، غرباء پرور، ہر مالی تحریک میں حیثیت سے بڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔

(حکیم محمد جمیل۔ مکان D/441 بوہڑ بازار۔ راولپنڈی)

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلہ جات اُردو، عربی اور انگریزی زبان میں بالترتیب ۲۲، ۲۳، ۲۴ امان (مارچ) بروز سوموار، منگل، بدھ منعقد ہو رہے ہیں۔ پروگرام روزانہ ساڑھے چار بجے شام جامعہ ہال میں شروع ہوگا۔ احباب کرام سے شرکت کی درخواست ہے۔

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

گمشدہ گھڑی

میری گھڑی کیمی (Camy) ۱۳-۳-۷۶ کو بوقت تقریباً آٹھ بجے جبکہ میں دکان چوہدری مہر دین اینڈ سنز نزد مسجد اقصیٰ روڈ سے آ رہا تھا راستہ میں گر گئی ہے جو صاحب مسجد اقصیٰ سے دارالعلوم آ رہی ہے جس صاحب کو ملے چوہدری مہر دین صاحب کی دکان پر پہنچا کر ۲۰/- روپے انعام اور شکریہ کا موقع دیں۔ (شفیق احمد دار البرکات)

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم دسمبر ۷۵ء تا ۳۱ جنوری ۷۶ء

(۳)

بشریٰ فیاض صاحبہ	کراچی	۱۰/-
ماڈرن موٹرز	"	۱۰۰/-
بیگم صاحبہ انوار رسول صاحب	"	۱۲/-
بدر النساء خانم صاحبہ	"	۲۴/-
امۃ الباری نعیم صاحبہ	"	۱۰۰/-
منیر احمد خان صاحب	"	۲۰/-
جمیلہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ سلیمان احمد صاحب طاہر	"	۱۰/-
صوفی عبد القدیر صاحب	"	۵۰/-
چوہدری شفیق احمد صاحب	"	۱۰/-
ڈاکٹر نصیرہ احمد صاحبہ	"	۲۰۰/-
محمد صادق صاحب	"	۱۱۷/-
زکیہ خاتون صاحبہ	"	۱۵/-
ناصر احمد خان صاحب شفیع	"	۲۱/-
ظفر احمد کرامت صاحب	"	۶۰/-
امۃ الرشید شائستہ بنت ملک فضل حق صاحب	"	۱۰۰/-
کیپٹن منیر احمد خان صاحب	"	۱۰۰/-
چوہدری سردار احمد صاحب	"	۱۰/-
انوار رسول شیخ صاحب	"	۱۲/-
ڈپٹی محمد حسین صاحب	"	۱۰/-
فرحت النساء صاحبہ والدہ مفسر احمد صاحب	"	۴۰۰/-
ڈاکٹر جلال الدین صاحب	"	۱۰/-
چوہدری رشید احمد صاحب جاوید منجانب دادی صاحبہ مرحومہ	"	۳۰/-
امینہ عنایت صاحبہ	ناظم آباد کراچی	۵۰/-
بیگم صاحبہ لطف الرحمن صاحب	" "	۱۰/-
شیخ فیض قادر صاحب	" "	۱۰۰/-
ملک فضل حق خان صاحب	فیڈرل بی ایریا "	۶۰/-
مرزا محمد حسین صاحب	ہاؤسنگ سوسائٹی "	۱۰۰/-
چوہدری بشیر احمد صاحب ریڈیو آفیسر	ڈرگ روڈ "	۲۰/-
مجیدہ بیگم صاحبہ	" "	۱۰۰/-

نصرت خانم صاحبہ	کلب روڈ کراچی	۲۰۰/-
سید ناصر علی صاحب	SITE "	۳۰/-
سلمان احمد صاحب	PECHS "	۱۰۰/-
عبد الحمید صاحب	الفلاح سوسائٹی "	۱۲/-
صفیہ بیگم صاحبہ	دستگیر کالونی "	۱۰۰/-
محمد صدیق صاحب صدیقی	راولپنڈی صدر	۲۵/-
بریگیڈیئر ایس اے احمد صاحب	راولپنڈی	۱۴۰/-
بیگم صاحبہ جنرل بشیر احمد صاحب (ریٹائرڈ)	"	۱۰۰/-
شریف احمد صاحب	بنک روڈ "	۱۰/-
عبد اللہ خان صاحب	سیٹلائٹ ٹاؤن "	۵۰/-
نصیر احمد صاحب نسیم	" "	۲۰۱/-
محمد یامین صاحب صدیقی	راولپنڈی چھاؤنی	۱۰/-
عبد العزیز صاحب	کھاد فیکٹری ملتان	۱۰/-
عبد السلام صاحب	نشتر میڈیکل ہسپتال "	۲۰/-
شیخ اشفاق احمد صاحب	ریلوے روڈ "	۳۰/-
امجد علی صاحب	پیراں غائب "	۲۰/-
ماسٹر محمد طفیل صاحب	دوکوٹہ ضلع ملتان	۱۵/-
چوہدری محمد طفیل صاحب	" "	۳۰/-
ماسٹر محمد احمد صاحب	علی پور "	۱۵/-
لجنہ اماء اللہ محمد آباد اسٹیٹ	ضلع تھرپارکر	۲۰/-
متفرق احباب جماعت احمدیہ	کوئٹہ	۱۴/-
رشیم بی بی صاحبہ	"	۱۵/-
شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ	"	۵۰/-
ملک عبد الرحیم صاحب سلیم	"	۹۵/-
عبد السلام خان صاحب	"	۲۰/-
لیڈی ڈاکٹر نصرت سلیم صاحبہ	"	۱۰/-
خلیفہ طاہر احمد صاحب	"	۱۰۰/-
راجہ محمد اشرف صاحب	"	۲۵/-
ملک بشیر احمد صاحب	"	۱۰/-
جمیلہ اختر صاحبہ	"	۱۰/-

(باقی)

درخواستِ دعا

خاکسار کی بیٹی شاہدہ ظہور اہلیہ خان سعید احمد خان صاحب بی۔ ایس سی انجنیئر رستم سہراب فیکٹری (شاہدرہ) لاہور ہفتہ عشرہ سے شدید اعصابی کمزوری سے بیمار ہے۔ اس کی وجہ سے دماغ پر نمایاں اثر ہے۔ اکثر اوقات بالکل بت کی طرح کچھ نہ کچھ وقفہ کیلئے دورہ سا ہو جاتا ہے۔ عزیزہ کی دو چھوٹی چھوٹی بچیاں ہیں جن کی عمر ایک سال اور تین سال ہے۔ طبیعت میں سخت پریشانی ہے۔ دیگر افرادِ کنبہ بھی پریشان ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

غلام احمد خان ظہور ۔ انسپکٹر بیت المال

دفتری۔ حال وارد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

اسی زمانہ کے ایک اور بزرگ حضرت جعفر بن محمد کا مندرجہ ذیل ارشاد تفسیر عرائس البیان میں درج ہے:۔

"کتاب اللہ علی اربعة اشیاء العبارة والاشارة واللطائف والحقائق فالعبارة للعوام والاشارة للخواص واللطائف للاولیاء والحقائق للانبیاء۔"

(تفسیر عرائس البیان جلد ۱ صفحہ ۴۔ الشیخ الکامل ابی محمد روزبہان ابن ابی النصر۔ المتوفی ۶۰۶ھ)

کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے۔ عبارت، اشارت، لطائف اور حقائق پر۔ عبارت عوام کے لئے، اشارت خواص کے لئے، لطیف باتیں اولیاء کے لئے اور قرآنی حقائق انبیاء کے لئے ہیں۔

قدیم شیعہ بزرگ و مفسر اور مذاہب امامیہ کے مستند مجتہد حضرت ابوجعفر محمد بن حسن طوسی (المتوفی ۴۶۰ھ/۱۰۶۷ء) آیت یلقی الروح من امرہ علی من یشاء کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"قیل الروح الوحی ... وقیل ان الروح ھھنا النبوۃ عن السدی۔" (تفسیر مجمع البیان جلد ۲ صفحہ ۳۱)

بعض نے اس آیت میں الروح سے مراد وحی لی ہے۔ سدی کہتے ہیں کہ اس جگہ نبوت مراد ہے۔

آیت یٰبنی اٰدم اِمّا یاتینّکم رسلٌ منکم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"فقال یا بنی اٰدم ھو خطابٌ یعمّ جمیع المکلّفین من بنی اٰدم من جاءہ الرّسول منھم ومن جاز ان یاتیہ الرسول۔"

(مجمع البیان زیر آیت مذکورہ)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کا لفظ رکھا ہے جس سے تمام مکلّف انسان مراد ہیں وہ بھی جن کے پاس رسول آچکے ہیں اور وہ بھی جن کے پاس رسول آسکتا ہے۔

ایک ضروری گذارش:۔ امرائے کرام، صدر اصحاب اور سیکرٹریانِ مال سے گذارش ہے کہ مجلسِ شوریٰ کے لئے تشریف لاتے ہوئے اپنے ہمراہ چندہ جات کی جملہ رقوم لیتے آئیں اور مع تفصیل داخل خزانہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کا عظیم منصوبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے سلسلہ میں فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ یہی حالت آپ کی جماعت کی ہے جو آپ کے نقشِ قدم پر غلبۂ اسلام کے لئے کوشاں ہے۔ تاہم غلبۂ اسلام کا منصوبہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جس کی تکمیل خدا تعالیٰ نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈال دی ہے۔ ظاہر ہے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

احبابِ جماعت اور امراء جماعت کی فوری توجہ کیلئے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۔ جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے یہ تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب تین تین ماہ کے لئے وقف کریں اور مرکز میں آکر دینی تعلیم حاصل کریں اور واپس جاکر اپنی جماعتوں کی تربیت کریں۔

حضور کے اِس ارشاد کی تعمیل میں وقفِ جدید کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ تین تین ماہ کے لئے اِس سال میں تین کلاسیں جاری کی جائیں۔ اِس سے یہ سہولت ہوگی کہ سال کے مختلف اوقات میں اپنی اپنی سہولت کے مطابق دوست وقف کرکے آسکیں گے اِس لئے امراء صاحبان فوری طور پر اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندگان بھجوائیں اور یہ مطلع کریں کہ سال کے کس حصہ میں وہ آسکتے ہیں تاکہ آنے والے احباب کا پروگرام بنایا جاسکے۔ وقف کی یہ درخواستیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

چندہ تحریکِ جدید کی ادائیگی

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پاکستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنا بجٹ تحریکِ جدید مجلس مشاورت (۲۶ مارچ ۱۹۷۶ء) سے پہلے پورا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے مرکز میں آنے سے پہلے نمائندگان مقامی طور پر وعدہ جات و ادائیگی چندہ تحریکِ جدید کا محاسبہ فرما کر تشریف لائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

اِعلان برائے صدر موصیاں

جملہ صدر صاحبان موصیان کی خدمت میں طبع شدہ فارم برائے ماہانہ رپورٹ ارسال کئے گئے ہیں تاکہ تعلیم القرآن اور وقف عارضی کا اندازہ ہوسکے۔ اپنی رپورٹ ماہانہ باقاعدگی سے ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

(۲) جن احباب کی خدمت میں فارم نہ پہنچے ہوں وہ اپنا مکمل پتہ بھجوادیں تاکہ ان کی خدمت میں اس پتہ پر فارم بھجوائے جاسکیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

درخواستہائے دُعا

(۱) عاجزہ کی بڑی ہمشیرہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بعارضہ بلڈ پریشر و ذیابیطس بیمار ہیں اور گنگارام ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احبابِ جماعت ہمشیرہ محترمہ کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(اہلیہ چوہدری ناصر الدین صاحب 9/4 دار الرحمت شرقی۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ بہت دنوں سے بیمار ہے اور مشن ہسپتال لائلپور میں زیرِ علاج ہے۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴